رسائل و مسائل

حدیث اور فقہ کے متعلق چند استفسارات

سوال:- چند متفرق امور کے بارے میں سوالات ارسال ہیں مختصر جوابات دے کر مطمئن فرمائیں

(۱) شیطان اور نفس امّارہ کے حملوں سے بچنے کے لیے کون کون سے شرعی اصول وضوابط اختیار کیے جائیں تاکہ حلاوتِ ایمان نصیب ہو اور کفر و عصیان سے دل بیزار ہو۔ کیا اوراد و وظائف بھی اس مقصد کے حصول میں معاون ہو سکتے ہیں؟

(ب) اگر حیاتِ طیّبہ نبویّہ کے واقعات کو ماخذِ دین کی حیثیت حاصل ہے اور ان سے تشریعی احکام کا انتزاع ناگزیر ہے تو ان کی کتابت و تدوین عہدِ نبوی میں کیوں نہیں ہوئی؟

(ج) یہ بات مشہور ہے اور کتبِ متداولہ نیز ابنِ حزم کی اجتہاد و قیاس کے خلاف یورش سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے، کہ امام داؤدؒ ظاہری اور اُن کے اتباع اجتہاد، استنباط، قیاس اور استحسان کے شدید مخالف ہیں لیکن خود ابن حزم ہی کی کتابوں سے یہ بھی ترشح ہوتا ہے کہ وہ خود بھی اجتہاد کے عادی ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ حقیقت الامر کیا ہے۔ کیا یہ کوئی تعبیر کا فرق ہے یا سچ مچ وُہ اجتہاد کے قائل نہیں ہیں۔ اور اگر نہیں ہیں تو اُن کے اپنے اجتہاد کی توجیہ اور پس منظر کیا ہے؟

(د) اہل تشیع کی کتبِ حدیث اور اُن کے مولفین کا کیا پایہ ہے؟

(ہ) سب سے پہلے حجیتِ حدیث کا انکار کس نے کیا ہے، اس کی نوعیت و علّت کیا تھی؟

جواب: آپ کے ارشاد کے بموجب مجمل جوابات حاضر ہیں۔

ا۔ نفسِ امارہ سے بچنے کے لیے ایک ہی کارگر ہتھیار ہے اور وہ ہے خوفِ خدا کے استحضار کے ساتھ محاسبۂ نفس۔ اوراد و وظائف اس میں مددگار ہو سکتے ہیں مگر دو شرطیں لازم ہیں۔ ایک یہ کہ ذکر کے ساتھ فکر بھی ہو، دوسرے یہ کہ ابتداع سے پرہیز کرکے اُن اذکار و ادعیہ پر قناعت